تبصرہء کتب

اقبال کا فکر و فن

از: ڈاکٹر تاثیر

مرتب : افضل حق قرشی

ناشر: منیب پبلی کیشنز۔ لاہور

ضخامت : ۱۵۰ صفحات

قیمت : ۱۸ روپے

ڈاکٹر محمد دین تاثیر اردو ادب کی ایسی شخصیت ہیں جن کی ادبی حیثیت اور مقام و مرتبہ (جو کچھ بھی ہے) محض ان کے ''ادبی جینیئس،، کا مرہون منت ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں جنھوں نے ترقی پسندوں کی طرح کسی ''انجمن ستائش باہمی،، کے ذریعے اپنا ادبی قد کاٹھ اونچا کرنے کی کوشش کی ہو۔ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کے مقابلے میں ڈاکٹر صاحب نے بہت کم لکھا۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ طبیعت کے اضطراب(لا ابالی پن) نے انہیں جم کر کچھ لکھنے ہی نہیں دیا۔ تاہم جو تنقیدیں ان کے قلم سے نکلیں وہ ان کی ذہانت اور طباعی کی بدولت اردو کے بہت سے نقادوں کی تحریروں سے زیادہ معیاری اور جاندار ہیں۔ اردو میں ''نثر تاثیر،، کے نام سے فیض احمد فیض نے ان کی تحریروں کا ایک مجموعہ مرتب کرکے ۱۹۶۳ء میں شائع کیا تھا۔ زیر نظر ''اقبال کا فکرو فن،، میں ڈاکٹر تاثیر کے ایسے مقالات اور متفرق تحریروں کو جمع کیا گیا ہے جو علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر و فن سے متعلق ہیں۔

کتاب کے آغاز میں مرتب نے تاثیر کی شخصیت اور سوانح پر ایک مفصل مضمون قلم بند کیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ تاثیر کو علامہ اقبال سے خصوصی تعلق خاطر تھا۔ تاثیر کی پرورش اور تعلیم و تربیت لاہور کے

معروف رئیس میاں نظام الدین کے گھر میں ہوئی۔ علامہ مرحوم کے اس گھرانے سے مراسم تھے۔ اسی وساطت سے تاثیر کا حضرت علامہ سے نہایت قریبی تعلق استوار ہوا۔ جو عمر بھر قائم رہا۔ تاثیر شاعر مشرق کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ علامہ نے ان کے لئے کئی بار سفارشی خطوط لکھے۔ تاثیر کا نکاح نامہ بھی انھوں نے تیار کیا اور نکاح بھی خود ہی پڑھایا۔

''اقبال کا فکر و فن،، کے مندرجات کو، نوعیت کے اعتبار سے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اول: علامہ اقبال کی شخصیت کے بارے میں تاثیر کی یادداشتیں اور تأثرات۔ اس حصے میں تین مضامین ''شاعر مشرق کے حضور،،، ''اسماء الرجال اقبال،، اور ''اقبال کی موت،، شامل ہیں۔ تاثیر کو برسہا برس اقبال کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا۔ مگر اول الذکر مضمون محض ایک ملاقات کے چند تاثرات پر مبنی ہے۔ یہ مضمون مختصر مگر خاصا دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ تاثیر لکھتے ہیں کہ ''شاعر مشرق کی مجلس میں ایسی خیال افروز گفتگو ہوتی تھی کہ ہر ملاقات میں کئی کئی کتابیں لکھنے کا سواد ہوتا تھا۔ اور پھر یہ احساس کہ کوئی علمی مشکل ہو، اس کا حل ان کے پاس مل جائے گا، اس سے کس قدر دماغی آسائش حاصل تھی، اب کس کے پاس جائیں،، — اس اقتباس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر تاثیر ان سب گفتگوؤں کا دسواں حصہ بھی قلم بند کرتے تو بھی ہمیں علامہ کے سوانح اور ان کی ہشت پہلو شخصیت کے بارے میں قیمتی معلومات کا بیش بہا خزانہ حاصل ہوتا۔ افسوس کہ تاثیر صرف ایک ہی مضمون لکھ پائے۔ دوسرا مضمون ان اشخاص و افراد کے تذکرے پر مشتمل ہے جو مختلف اوقات میں علامہ اقبال کی مجالس اور محفلوں میں شریک رہے۔ ان میں اقبال کے بے تکلف دوست احباب سے لے کر ان کے عقیدت

سند، نیاز سند اور ان کے مخالفین تک شامل ہیں۔ یہ تذکرہ اجمالی اور سرسری ہونے کے باوجود دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ تیسرا مضمون اقبال کی وفات پر ایک مختصر تأثر کی حیثیت رکھتا رہے۔

دوم : علامہ اقبال کی شاعری اور ان کے فکر و فلسفہ پر تنقید — اس حصہ میں آٹھ مضامین ہیں۔ ان کے موضوعات میں خاصا تنوع ہے۔ ''اقبال کا نظریہ فن و ادب''، ''اقبال کا نظریہ شاعری''، ''اقبال کا شاعرانہ فکر''، ''اقبال کا سیاسی نظام''، ''فلسفہ اقبال''، ''سرود رفتہ''، ''کلام اقبال'' اور ''اقبال، ایک آفاقی شاعر'' — ان میں سے چند مضامین علامہ اقبال کی زندگی ہی میں لکھے گئے۔ تقریباً سبھی مضامین مختلف رسائل و جرائد اور مجموعوں میں شائع ہو چکے ہیں — تاثیر کا انداز تنقید اقبال کے عام نقادوں سے خاصا مختلف ہے۔ ان کے ہاں کوئی ایسی کوشش نظر نہیں آتی کہ وہ افکار اقبال کی تشریح و تنقید میں انہیں پہلے سے بنے ہوئے کسی سانچے میں فٹ کرنا چاہتے ہوں۔ بلکہ وہ اقبال کو، جیسا کچھ کہ وہ ہیں، اسی طرح پیش کرتے ہیں۔ زیر بحث تنقیدی مضامین میں تین عناصر واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ اول : علامہ اقبال سے شخصی سطح پر تاثیر کا تعلق اور ان کی صحبتوں سے استفادہ۔ دوم : ان کا اردو شعر و ادب کا عمیق مطالعہ۔ سوم : انگریزی ادب میں تاثیر کا تخصص — یہی تین عناصر تأثیر کی تنقید کو ایک خاص انداز عطا کرتے ہیں۔ بہت سے ہم عصر نقادوں کے برعکس تأثیر کے ہاں اسلام کے گہرے مطالعے کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ چنانچہ تنقید اقبال میں ان کی اپروچ کی صحت میں کلام نہیں ہو سکتا۔ تاثیر کے یہ مضامین اقبال پر عام تنقیدوں کے برخلاف خاصے مختصر ہیں۔ مگر تاثیر نے اختصار میں بھی جامعیت کے ساتھ اپنے ما فی الضمیر

کو بیان کر دیا ہے۔ تاثیر کے اسلوب میں توازن و تیقن کے ساتھ نرم روی اور ملائمت کا احساس ہوتا ہے۔ جیسے کوئی شخص نہایت ہمدردی اور پیار کے ساتھ افہام و تفہیم کی کوشش میں مصروف ہو۔ بہر حال تاثیر کی تحریروں کو پڑھ کر ان کی ذہانت اور طباعی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ مگر ایک بات کا رہ رہ کر احساس ہوتا ہے۔ کاش وہ سنجیدگی کے ساتھ تنقید نگاری کی طرف متوجہ ہوتے۔

سوم : اقبال کی دو منظومات کا ترجمہ، اقبال کا ایک خط بنام تاثیر، اقبال پر تاثیر کی دو نظمیں، ایک مزاحیہ مضمون اور چند شذرات جن میں اقبال کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح مرتب نے مجموعے میں وہ سب کچھ جمع کر دیا ہے جو ڈاکٹر تاثیر نے علامہ اقبال کے بارے میں لکھا۔

قاضی افضل حق قرشی ایک باصلاحیت لکھنے والے ہیں۔ کتب داری سے ان کا شغف بہت پرانا ہے۔ مقام مسرت ہے کہ اب ان کا یہ ذوق ارتقاء پذیر ہو کر تصنیف و تالیف کی شکل میں سامنے آیا ہے۔ ''اقبال کا فکر و فن،، کے تین مضامین ''نثر تاثیر،، میں شامل ہیں مگر باقی ایک درجن سے زائد تحریریں پرانے رسائل میں مدفون تھیں۔ اس اعتبار سے تاثیر کے گم گشتہ مقالات کی تلاش، فراہمی اور ان کی ترتیب و تدوین بلا شبہہ ایک قابل قدر خدمت ہے۔ زیر نظر مجموعہ قاضی افضل حق قرشی کی محنت کے ساتھ ان کی خوش ذوقی کا مظہر ہے۔ اقبالیات میں اس خوشگوار اضافے کے بعد بھی توقع ہے کہ وہ اپنی تالیفی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔

(رفیع الدین ہاشمی)

★★★★